صحابی رسول، کاتب وحی، امیر المومنین
حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حیاتِ پاک پر
مختصر اور جامع کتاب

تذکرہ
حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

مؤلف
قاری محمد انس قادری رضوی
ناظم تعلیمات مکتب اسلامیات گورکھپور

ناشر
مجلس اصحابِ قلم گورکھپور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

کتاب	:	تذکرہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
مؤلف	:	قاری محمد انس قادری رضوی
پروف ریڈنگ	:	حافظ رحمت علی نظامی، حافظ عامر حسین نظامی
کمپوزنگ	:	ریحان کمپیوٹرس (امجدی بک ڈپو، گھوسی 8957612816)
صفحات	:	۳۲
طباعت	:	مارچ ۲۰۲۳ء۔ شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ
تعداد	:	گیارہ سو (۱۱۰۰)
ناشر	:	مجلس اصحابِ قلم، گورکھپور
تحریک	:	سید فرحان احمد قادری (صحافی اقلیت کمیشن گورکھپور)

فہرست مشمولات

شمار	مشمولات	صفحہ	شمار	مشمولات	صفحہ
۱	شرف انتساب	4	۱۳	کاتب وحی	16
۲	تقریظ	5	۱۴	سیدنا معاویہ کا علمی مقام	17
۳	عرض حال	6	۱۵	ایک مومن کامل	18
۴	ابتدائی کلمات	8	۱۶	آپ کے فضائل	20
۵	سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	13	۱۷	فضائل سیدنا امیر معاویہ احادیث طیبہ کی روشنی میں	22
۶	نام ونسب	13	۱۸	چند اقوال بزرگوں کے	22
۷	ولادت	13	۱۹	آپ کی حکومت	24
۸	قبولِ اسلام	13	۲۰	معاویہ کی حکومت کو بُرا نہ جانو	25
۹	صورت وسیرتِ طیبہ	14	۲۱	آپ کے چند نمایاں کارنامے	26
۱۰	آپ کا شریفانہ انداز	14	۲۲	آپ کی وصیت اور ہدایت	28
۱۱	غزوات میں آپ کی شمولیت	15	۲۳	وصال پُرملال	28
۱۲	حضرت ابوسفیان کا ایمان افروز واقعہ	15	۲۴	خاتمہ	29

شرفِ انتساب

اس عظیم ہستی کے نام جن سے محبت ہر اہل ایمان پر فرض ہے۔

یعنی

شہنشاہِ ولایت، پروردۂ فیض نبوت، سید الصادقین، امام المتقین
امیر المومنین حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب
رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ الکریم

تقریظ جمیل

خلیفۂ اشرف الفقہاء وخلیفۂ شیخ الاسلام والمسلمین

حضرت مفتی محمد اظہر شمسی صاحب قبلہ

نائب قاضی ومفتی شہر گورکھپور

الحمد للہ رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی سید المرسلین و علی آلہ و صحبہ اجمعین

عزیز گرامی قدر مولوی محمد انس قادری رضوی زید مجدہ میرے بڑے عزیز اور مخلص شاگردوں میں سے ہیں، جو ابھی علمائے کبار کے بافیض چشمۂ شیریں سے اپنی علمی پیاس بجھا رہے ہیں۔ الحمد للہ انھیں دورِ طالب علمی میں ہی عوام کے عقائد واعمال کی اصلاح کی فکر لاحق ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر وقت احقاقِ حق وابطالِ باطل کے خاطر کوشاں رہتے ہیں۔ ادھر ماضی قریب سے ایک نیا فتنہ وجود میں آیا ہے، جس کے متبعین کاتب وحی امیر المومنین حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت تھی کہ عوام الناس کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات وخدمات سے آگاہ کرایا جائے۔ عزیزم نے اسی ضرورت کے پیش نظر حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیاتِ طیبہ پر سہل اسلوب میں مختصراً یہ رسالہ بنام "تذکرہ سیدنا امیر معاویہ" تحریر کیا ہے۔ امید ہے کہ یہ رسالہ عامۃ الناس کے لیے مفید ثابت ہوگا۔

آپ کے ہاتھوں میں موجود اس رسالہ کی طباعت واشاعت میں خصوصاً سید فرحان احمد قادری صاحب کی کوششیں اور چند مخیر حضرات کا تعاون بھی شامل رہا ہے، جس سے یہ رسالہ منظر عام پر آسکا۔ دعا کرتا ہوں کہ رب قدیر عزیزم مولوی محمد انس قادری سلمہ کے علم وعمل میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور معاونین اشاعت کو اس عمل جمیل پر اجر جزیل عطا فرمائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

محمد اظہر شمسیؔ

۹ر شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ۔ مطابق ۲ر مارچ ۲۰۲۳ء

عرض حال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم

اس عالم رنگ و بو کی رنگت ونکہت نے ہمیں اپنے اسلاف سے دور اور دین سے بیزار کر دیا ہے، جس کا نتیجہ یہ حاصل ہوا کہ نت نئے فتنے طلوع ہونے لگے اور ایسے نظریات گڑھ لیے گئے، جو دین وشریعت کے عین مقابل ہیں، اور افسوس تو اس بات کا ہے کہ ایسے فتنوں کی حوصلہ پروری اور پشت پناہی ان خانقاہوں کے سجادہ نشین اور مجاورین کر رہے ہیں، جن کے اجداد رحمہم اللہ تعالیٰ لوگوں کے ایمان و ایقان کے تحفظ اور دین وشریعت کی اشاعت کے لیے ساری زندگی کوشاں رہے اور اس دنیائے فانی سے اسی فکر میں رخصت ہو گئے۔

بہر حال دین وشریعت کا باغی کیسی ہی عظیم گدی کا گدی نشین کیوں نہ ہو، اس کی اقتدا و پیروی کسی صورت میں نہیں کی جائے گی۔

اس دور میں ہمارے دلوں سے روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نکالنے کی سازش اس طرح انجام دی جا رہی ہے کہ چند گمراہ و بد باطن اشخاص ہمارے آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض اصحاب کو نشان طعن بناتے ہیں اور اس برے عمل کو اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کی محبت بتاتے اور جتاتے ہیں۔۔۔۔العیاذ باللہ تعالیٰ۔

کاش! انہیں معلوم ہوتا کہ اہل بیت اطہار علیہم الرضوان بھی صحابہ ہی کی جماعت سے ہیں، لہٰذا کسی صحابی رسول کی گستاخی درحقیقت اہل بیت اطہار ہی کی گستاخی و بے ادبی ہے۔

شیعوں کے وظیفہ خور، نیم رافضی مجاور اور گدی نشین حضرات، بالخصوص صحابی رسول سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں بک بک کرتے ہیں۔ اسی لیے آپ کے ہاتھوں میں موجود اس رسالہ کو بالخصوص صحابۂ رسول، کاتب وحی الٰہی، خال المومنین سیدنا

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہی کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے، تاکہ اہل ایمان حضرات آپ رضی اللہ عنہ کا ذکر جمیل پڑھ کر اپنے ایمان کو تقویت بخشیں۔

رسالۂ ہٰذا تین صیغوں پر مشتمل ہے۔ اول تو چند ابتدائی کلمات ذکر کیے گئے ہیں، جو کہ ہمارے مشفق کرم فرما مفتی شہر گورکھپور، حضرت مفتی محمد اختر حسین صاحب قبلہ منانی کی نوکِ قلم سے معرضِ وجود میں آئے ہیں۔ حضور عالی کی اس بندہ نوازی پر ہم ان کے ممنون و مشکور ہیں۔ بعدہٗ مختصراً سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے اور بالآخر خاتمہ کے طور پر صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تعلق سے چند اہم دینی عقائد و مسائل درج کر دیے گئے ہیں۔

مولائے کریم اس رسالے کو بھٹکے ہوؤں کی ہدایت کا ذریعہ اور صراطِ مستقیم کے متبعین کے لیے تازگی ایمان کا سبب بنائے۔۔۔آمین

اس موقع پر میں استاذ گرامی نائب قاضی شہر گورکھپور، مفتی محمد اظہر شمسی صاحب قبلہ کا ذکر کرنا بھی لازم و ملزوم سمجھتا ہوں، جن کی خصوصی توجہ نے سوئے حرم میری رہنمائی و رہبری فرمائی اور مجھ ناچیز کو اس راہ پر لا کھڑا کیا۔ اللہ کریم ان مشفق اور کرم فرما آقاؤں کا سایۂ عاطفت ہم گناہ گاروں پر تادیر قائم و دائم رکھے۔۔۔آمین

بالآخر اُن علما اور عوام کا بھی بتہ دل مشکور ہوں، جنہوں نے کارطباعت میں حصہ لے کر اس کاوش کو منظر عام پر لانے میں ہماری مدد فرمائی، اللہ کریم انہیں دارین کی سعادتوں سے بہرہ مند فرمائے اور ان حضرات کے علم و عمل میں خوب خوب برکتیں عطا فرمائے۔۔۔۔آمین بجاہ خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد انس قادری رضوی

۲۰ رجب المرجب ۱۴۴۴ھ مطابق ۱۲ فروری ۲۰۲۲ء

ابتدائی کلمات

از: مفتی محمد اختر حسین منانی صاحب قبلہ
مفتی شرع، گورکھپور

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

خداوند قدوس کے مقرب بندوں میں سے ایک مبارک جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ہے، جن سے رب تبارک وتعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے۔ صحابی کی تعریف میں علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''الاصابہ فی تمییز الصحابہ'' میں فرماتے ہیں:

''الصحابی من لقی النبی مومنا بہ و مات علی الاسلام''۔

ترجمہ: صحابی اس ذات کو کہتے ہیں، جس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کی حالت میں ملاقات کی اور ان کا خاتمہ اسلام پر ہوا۔

قرآن مقدس میں متعدد مقامات پر فضائل صحابہ کو پروردگار عالم جل وعلیٰ نے بہت احسن طریقے پر بیان کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''قُلِ الحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی''۔

ترجمہ: محبوب آپ کہیے! تعریفات سب اللہ کے لیے ہیں اور سلام ہو اُن پر جن کو اللہ نے منتخب فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ چنے ہوئے بندوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مراد ہیں۔ تفسیر ابن کثیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تو سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب اقدس کو چن لیا اور آپ کو رسالت کے ساتھ

مبعوث کیا، پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تو سب میں صحابۂ کرام کے دلوں کو بہتر پایا تو انہیں اپنے نبی مکرم کا دوست بنا دیا، یہ ایسے سعادت مند ہیں کہ دین کی سربلندی کے لیے جہاد کرتے ہیں۔

سورہ توبہ میں ہے:

وَ السّٰبِقُونَ الْاَوَّلُونَ مِنَ المُهٰجِرِينَ وَ الْاَنصَارِ وَ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِاِحسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنهُم وَ رَضُوا عَنهُ وَ اَعَدَّ لَهُم جَنّٰتٍ تَجرِي تَحتَهَا الْاَنهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الفَوزُ العَظِيمُo

ترجمہ:۔اور سب میں اگلے پچھلے مہاجر و انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

سورہ حدید میں فرماتا ہے:

وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الحُسنٰى۔

ترجمہ:۔ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا۔

آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

میرے اصحاب کو برا مت کہو کیوں کہ قسم خدا کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے تو وہ ان کے صدقہ کیے ہوئے ایک کلو یا اس کے نصف کے بھی برابر نہیں ہوگا۔{متفق علیہ}

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس مسلمان کو آگ نہیں چھو سکتی ہے جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے صحابی کو دیکھا۔{ترمذی شریف}

ان آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے یہ بات واضح اور روشن ہوگئی کہ صحابہ کرام علی

الاطلاق اللہ ورسول کے پسندیدہ ہیں، اللہ ورسول ان سے راضی ہیں، اللہ عزوجل نے ان کے لیے انعام کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ وعدہ کا خلاف نہیں کرتا اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دوستوں سے کافی محبت فرماتے ہیں۔

انہیں مبارک ومسعود پسندیدہ اور رب تبارک وتعالیٰ کا انعام پانے والے بندوں میں ایک عظیم نام صحابی رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بھی ہے، جو رب کی بارگاہ میں مقبول اور رسول کی بارگاہ میں محبوب ہیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وہ ذات ہے کہ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہا آپ کے لیے دعا فرمائی، جیسا کہ احادیث کی کتابوں میں درج ہے:

ایک بار فرمایا: معاویہ! اللہ تعالیٰ تم کو اپنے نبی کی طرف سے جزائے خیر دے۔ بخدا میں نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے بغیر تم سے کچھ نہیں لکھوایا اور میں کوئی چھوٹا یا بڑا کام اللہ تعالیٰ کی وحی کے بغیر نہیں کرتا، اس وقت کیا ہوگا جب اللہ تعالیٰ تم کو ایک قمیص پہنائے گا (یعنی خلافت کی قمیص) حضرت ام حبیبہ اٹھ کر بیٹھ گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ ان کو قمیص پہنائے گا؟ فرمایا: ہاں، لیکن اس میں کچھ نامناسب باتیں ہوں گی۔ حضرت ام حبیبہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کے لیے دعا فرما دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اس کو ہدایت دے اور اس کو برے کاموں سے دور رکھ اور اس کی اگلی اور پچھلی باتوں کی مغفرت فرما۔ {البدایہ والنہایہ}

قرآن وحدیث سے ثابت شدہ فضائل کے باوجود کچھ ناعاقبت اندیش جہلا جو اپنے زعم باطل میں بڑے پکے مسلمان اور وفادارِ حضرت علی وصحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) ہیں، جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن وتشنیع، دشنام طرازی اور سب وشتم کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اپنی دنیا وآخرت کو خراب کرتے ہیں، حالانکہ اکابرین واساطین امت نے اس پر اصلاح ونصائح کے ساتھ بڑی وعیدات بیان کیں ہیں اور جملہ صحابۂ کرام

سے محبت کو تکمیل ایمان بتایا ہے۔

امام المفسرین علامہ قرطبی اپنی مشہور و معروف تفسیر قرطبی میں رقمطراز ہیں:

''یہ جائز نہیں کہ کسی بھی صحابی کی طرف قطعی اور یقینی طور پر غلطی منسوب کی جائے، اس لیے کہ ان سب حضرات نے اپنے اپنے طرز عمل میں اجتہاد سے کام لیا تھا اور ان سب کا مقصد اللہ کی خوشنودی تھی۔ یہ سب حضرات ہمارے پیشوا ہیں اور ہمیں حکم ہے کہ ان کے باہمی اختلافات میں کف لسان کریں اور ہمیشہ ان کا ذکر بہتر طریقے پر کریں، کیونکہ صحابیت بڑی حرمت و عظمت کی چیز ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو برا کہنے سے منع فرمایا ہے۔ اللہ نے انہیں معاف کر رکھا ہے اور ان سے راضی ہے۔ تمام علما و مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ کائنات میں انبیائے کرام کے بعد سب سے افضل صحابۂ کرام کی ذوات مقدسہ ہیں۔ کوئی غوث، اقطاب و ابدال، ولی، چاہے اللہ کا جتنا بھی مقرب ہو کسی بھی صحابی رسول (چاہے اسے ایک ہی دن یا ایک ہی لمحہ بحالت ایمان معیت مصطفیٰ حاصل ہو) کے مقام و مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا''۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ امام حسن اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح والی حدیث بخاری نقل کر کے فرماتے ہیں:

''وبعد ظهر ان الطعن على الامير معاوية طعن على الأمام المجتبى بل على جده الكريم صلى الله عليه وسلم بل على ربه عز وجل''۔

یعنی اس (حدیث) سے ظاہر ہو گیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرنا در حقیقت امام مجتبیٰ پر طعن کرنا ہے، بلکہ یہ ان کے جد کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرنا ہے، بلکہ یہ تو اللہ عزوجل پر طعن کرنا ہے۔ {المستند المعتمد، المعتقد المنتقد}

مشاجرات صحابہ یا یزید کی بدبختی کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہنا

کسی بھی طرح جائز نہیں، یہی قرآن وحدیث اور اکابر امت کا فرمان ہے، اس کے خلاف کرنے والا یقیناً عند اللہ کامیاب نہیں ہوسکتا۔ مؤمنین کا مسلمہ عقیدہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ کی بارگاہ میں مقرب اور رسول پاک کی بارگاہ میں محترم ہیں، ان میں سے کسی ایک کی بھی گستاخی خُسران و ہلاکت کا باعث ہے۔

انہیں عقائد حقہ کو ثابت کرنے کے لیے محب گرامی قدر قاری محمد انس (زاد اللہ علمہ وعمرہ) نے اس مختصر رسالہ کو ترتیب دیا ہے۔ اللہ رب العزت اس رسالہ کے ذریعے ایسے بہکے ہوئے لوگ جو کسی بھی بنا پر حضرت معاویہ پر زبانِ طعن دراز کرتے ہیں، انہیں ہدایت عطا فرمائے اور قاری موصوف کے علم وعمل وعمر میں برکتیں عطا فرمائے۔ قاری صاحب قوم کی اصلاح کے تعلق سے کافی جذبہ وحوصلہ رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے جذبہ کو سلامت رکھے اور مزید خدمت دین کی توفیق مرحمت فرمائے۔

آمین بجاہ خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد اختر حسین منانی

۱۹ رجب المرجب ۱٤٤٤ھ مطابق ۱۱ فروری ۲۰۲۲ء

صحابی رسول، کاتب وحی الٰہی

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

نام ونسب:

آپ رضی اللہ عنہ کا نام نامی" معاویہ" اور کنیت" ابوعبدالرحمن" ہے۔

آپ ام المؤمنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں، اس لحاظ سے آپ کو " خال المؤمنین" یعنی مؤمنین کا ماموں بھی کہا جاتا ہے۔

آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے: معاویہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی۔

پانچویں پشت میں عبد مناف پر جا کر آپ کا نسب رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب اطہر سے مل جاتا ہے۔

ولادت:

آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت مطہرہ سے پانچ سال پہلے (تقریباً 604ء میں) ہوئی۔

قبولِ اسلام:

کتاب نسب قریش میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے۔ لکھتے ہیں:

معاوية بن أبي سفيان كان يقول:أسلمت عام عمرة القضية و لقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم و وضعت اسلامي عنده و قَبِل مِنّي۔

ترجمہ:۔معاویہ بن ابوسفیان کہتے تھے کہ میں نے عمرۃ القضاء کے سال اسلام

قبول کیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور اپنا اسلام آپ ﷺ کے سپرد کیا اور آپ ﷺ نے قبول فرمایا۔

یعنی آپ رضی اللہ عنہ نے صلح حدیبیہ کے بعد عمرۃ القضا کے موقع پر 7ھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی اور دولت ایمان سے مشرف ہوئے، مگر احتیاطاً اپنے ایمان کو چھپائے رکھا، یہاں تک کہ فتح مکہ کے موقع پر 8ھ میں اپنے اسلام کو ظاہر فرمایا۔ علمائے مؤرخین کے ایک اندازے کے مطابق اس وقت آپ کی عمر شریف تقریباً 18 برس تھی۔

صورت وسیرت طیبہ:

حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نہایت خوبصورت، وجیہ، اور اونچے قد کے تھے۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

"امیر معاویہ رضی اللہ عنہ قد کے لمبے خوبصورت اور مہیب شخص تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں "کسرائے عرب" کہا کرتے تھے۔ {تاریخ الخلفاء، ص233و234}

آپ شفقت، نرمی، بہادری اور ہوشیاری میں بھی بہت مشہور تھے۔

چنانچہ "مقبری کہتے ہیں کہ تم ہرقل وکسریٰ کی ہوشیاری اور زیرکی (عقلمندی) کو تو یاد کرتے ہو مگر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھول جاتے ہو، حالانکہ وہ ہم میں ضرب المثل تھے"۔ {تاریخ الخلفاء ص234}

یعنی اس زمانے میں ہوشیاری اور عقلمندی میں آپ کی مثال دی جاتی تھی۔ ابن ابی الدنیا اور ابو بکر بن عاصم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حلم (قوت برداشت، نرم دلی) میں ایک علاحدہ کتاب تصنیف کی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کا شریفانہ انداز:

ابن عون کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہہ رہا تھا کہ اے

معاویہ! ہمارے ساتھ اچھی طرح برتاؤ کرو، ورنہ ہم تمہیں سیدھا کر دیں گے۔آپ نے کہا کس چیز سے سیدھا کرو گے؟ اس نے کہا لکڑی سے۔آپ نے کہا ہاں بھائی میں اس وقت سیدھا ہو جاؤں گا۔{تاریخ الخلفاء،ص234}

دیکھیے! صحابی رسول سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اس درجہ نرم مجاز ہیں کہ لوگوں کی سخت زبانی کا جواب بھی حد درجہ شریفانہ انداز میں دے رہے ہیں۔

"قبضہ بن جابر کہتے ہیں کہ میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدت تک رہا ہوں۔پس میں نے آپ سے بڑھ کر حلیم، عاقل اور متواضع کوئی شخص نہیں دیکھا"۔

غزوات میں آپ کی شمولیت:

شوال المکرم 8ھ میں غزوۂ حنین اور غزوۂ طائف پیش آئے، یہ دونوں اسلام کے اہم معرکوں میں سے ہیں۔ان غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ دیگر صحابۂ کرام کے ساتھ ساتھ آپ اور آپ کے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہما نے بھی شرکت فرمائی اور دین اسلام کی سربلندی کے لیے اپنی کوششیں پیش کیں۔

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز واقعہ:

غزوۂ طائف کے موقع پر کفار کے ساتھ جب اہل اسلام کا مقابلہ ہوا تو ان کی طرف سے مسلمانوں پر شدید تیر اندازی کی گئی اور بہت سے مسلمان تیروں سے زخمی ہوئے، ان میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ان کی آنکھ میں آ کر ایک تیر لگ گیا اور ان کی آنکھ اپنے مقام سے الگ ہو کر باہر آ گئی۔آپ اس آنکھ کو لیے ہوئے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

"فقال یا رسول الله هذا عینی أصیبت فی سبیل الله فقال النبی ﷺ ان شئت دعوت فردت علیك و ان شئت فالجنة و فی لفظ فعین في الجنة قال

فالجنة و رمی بها من یده ای و قدمت عینه الثانیة فی القتال یوم الیرموك عند مقاتلة الروم"۔

ترجمہ:۔ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میری یہ آنکھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں گئی ہے۔نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اور آپ کو آنکھ واپس مل جائے گی اور اگر آپ اس کے عوض میں جنت چاہتے ہیں تو جنت ملے گی تو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے اسے پھینک دیا اور کہا کہ مجھے جنت چاہیے۔اور ان کی دوسری آنکھ یوم یرموک میں روم کے خلاف جنگ میں شہید ہوئی۔{سیرت حلبیہ تحت غزوۃ الطائف}

اس طرح حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے اللہ عزوجل کی راہ میں اپنی دونوں آنکھیں پیش کر جنت کی عظیم بشارت نبی صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اطہر سے پانے کا ممتاز شرف حاصل کیا۔

حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ غزوۂ حنین میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک تھے،لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال غنیمت میں سے آپ کو ایک سواُونٹ اور چالیس اوقیہ عنایت فرمائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد بھی آپ رضی اللہ عنہ نے جنگ یمامہ اور کئی ایک اہم معرکوں میں شرکت فرمائی اور فروغ اسلام کی خاطر اپنی نمایاں خدمات پیش کیں۔ہم خوف طوالت کے باعث یہاں انہیں باتوں پر بس کر رہے ہیں۔

کاتب وحی:

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا شمار عرب کے ان معزز لوگوں میں ہوتا تھا،جو لکھنا اور پڑھنا جانتے تھے،اور صلاحیت وقابلیت میں اپنا ایک مقام رکھتے تھے۔آپ کی اسی

خوبی کے باعث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو نہ صرف کاتبین وحی صحابہ رضی اللہ عنہم میں شامل فرمالیا تھا، بلکہ دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو فرامین اور خطوط جاری ہوتے تھے، ان کو بھی آپ ہی لکھا کرتے تھے۔ بلکہ بسا اوقات بادشاہوں کے خطوط نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھ کر بھی سنایا کرتے تھے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبین میں سب سے زیادہ حاضر باش حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔ شب و روز کتابت وحی کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہ کا کوئی شغل (کام) نہیں تھا۔

(قاموس ناموس سیدنا امیر معاویہ، جلد اول ص34 بحوالہ معجم کبیر)

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے کتابت کے اعزاز کا یہ عرصہ فتح مکہ سے لے کر تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا سے پردہ فرما جانے تک محیط ہے، جس کا ضروری نتیجہ یہ نکلا کہ آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک سے بہت زیادہ متاثر ہوئے اور بارگاہِ رسالت سے براہ راست استفادہ و استفاضہ کا سنہرا موقع ملا۔ (قاموس ناموس سیدنا امیر معاویہ، جلد اول ص35 بحوالہ الدولۃ الامویۃ المفتری علیہا)

معلوم ہوا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، کاتبین معلم کائنات ﷺ کی عظیم جماعت میں بھی شامل رہے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال ظاہری تک مسلسل یہ خدمت پوری دل لگی اور جاں سوزی سے انجام دیتے رہے۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا علمی مقام:

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا فرمائی تھی:

"اللهم علم معاوية الكتاب والحساب ووقه العذاب اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به" {مشاہیر حدیث ص197، 198 بحوالہ مسند احمد}

خدایا! معاویہ کو کتاب اللہ اور حساب کا علم عطا فرما اور عذاب سے بچا، ہادی اور مہدی بنا اور ان کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دے۔

دعائے رسول کا اثر ظاہر ہو کر رہا۔ حضرت معاویہ کتاب وسنت کے علم سے بہرہ ور ہوئے، دین میں فقہ بھی حاصل کیا، حصولِ علم کے لیے وہ دیگر اصحاب رسول سے علم دریافت کرتے رہے، اس طرح انہیں کتاب اللہ کے ساتھ حدیث رسول کا بھی وافر علم حاصل ہو گیا۔ کتب احادیث میں ان کی مرویات (یعنی روایت کردہ احادیث) کی تعداد 163 ہے۔ 4 متفق علیہ ہیں، ان کے علاوہ چار میں امام بخاری اور پانچ میں امام مسلم منفرد ہیں۔ {مشاہیر حدیث ص 197}

آپ رضی اللہ عنہ سے کسب علم کرنے والوں کی تعداد بہت ہے، یہاں چند نام درج کیے جا رہے ہیں:

(۱) صحابہ میں؛ ابن عباس، ابو درداء، جریر بن عبداللہ، نعمان بن بشیر، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زبیر، ابوسعید خدری، سائب بن یزید، امامہ بن سہل۔

(۲) تابعین میں؛ سعید بن مسیب، محمد بن عبدالرحمن، یزید بن جاریہ، ابو ادریس خولانی، قیس بن ابی خازم، عیسی بن طلحہ، ابومجاز، حمید بن عبدالرحمن، محمد بن جبیر، معاویہ بن خدیج۔ رضی اللہ عنہم {مشاہیر حدیث ص 197 بحوالہ تہذیب التہذیب}

اک مومن کامل:

حدیث پاک میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کے نفس سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، اور میری اولاد اس کے نزدیک اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اس کی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے اور میرے گھر والے اس کے گھر والوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں۔ {شعب الایمان، جلد دوم، حدیث 1505}

نبی اور آل نبی علیہ وعلی آلہ السلام کی محبت کا یہ وصف جمیل بھی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات میں پایا جاتا تھا۔ آپ نسبت رسول پاک ﷺ کا کس قدر احترام کرتے، چند واقعات کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں؛

حضرت سیدتنا ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مصر اور اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس قبطی نے بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چند ہدایا اور تحائف کے ساتھ بطور ہبہ نذر کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں کے شکم مبارک سے پیدا ہوئے تھے۔ مصر کے جس علاقے سے آپ کا تعلق تھا، حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس علاقے کا خراج (لگان) صرف آپ رضی اللہ عنہا کا اکرام کرتے ہوئے معاف کر دیا تھا۔ {فیضان امیر معاویہ ص 71و72 بحوالہ البدایہ والنہایہ}

سیدنا ضرار رضی اللہ عنہ نے آپ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) کی فرمائش پر جب حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے اوصاف وکمالات آپ کی بارگاہ میں بیان کیے تو آپ کی آنکھیں بھر آئیں اور داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی، حاضرین بھی اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکے اور زار وقطار رونے لگے۔

(قاموس ناموس سیدنا امیر معاویہ، جلد اول ص 39 بحوالہ حلیۃ الاولیاء)

ایک مقام پر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی زبان یا ہونٹ مبارک کا بوسہ لے رہے تھے، بے شک جس زبان یا ہونٹ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چوما اسے ہرگز عذاب نہیں دیا جائے گا۔ {فیضان امیر معاویہ ص 86 بحوالہ مسند احمد}

اس کے علاوہ بھی کئی ایک واقعات ہیں، جن کا مطالعہ سیرت کی دیگر کتابوں میں کیا جاسکتا ہے۔

آپ کے فضائل:

آپ رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی فضیلت تو یہ ہے کہ آپ صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی اس مقدس جماعت میں ہیں، جن سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پاک سے اس جماعت کو امت کے لیے" نجوم ہدایت" یعنی ہدایت کے ستارے قرار دیا گیا۔ اور ان کے بغض وعناد کو رسول گرامی نے اپنی نفرت قرار دیا، بلکہ ہمیں بتایا کہ میرے صحابہ سے بغض رکھنے والا دراصل اللہ تعالیٰ کو تکلیف دینے والا اور دین حق سے بغاوت کرنے والا ہے اور جلد ہی اسے اس جرم کی سزا دی جائے گی۔

حدیث پاک ملاحظہ ہو:

الله الله فی اصحابی الله الله فی اصحابی لا تتّخِذوهم غرضا بعدی فمن احبهم فبحبی احبهم و من ابغضهم فببغضی ابغضهم و من آذاهم فقد آذانی و من آذانی فقد آذی الله و من آذی الله یُوشِکُ أن یَأخُذَه۔ {رواه الترمذی فی سننه}

ترجمہ: ۔خبردار میرے صحابہ کے بارے میں ہوشیار رہنا، میرے بعد ان کو برا بھلا نہ کہنا، کیوں کہ جو اُن سے محبت کرتا ہے، وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرتا ہے۔ اور جو اُن سے بغض رکھتا ہے، وہ میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھتا ہے۔ لہٰذا جس نے ان کو تکلیف پہنچائی، اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی، اس نے اللہ پاک کو تکلیف پہنچائی اور اللہ پاک کو تکلیف دینے والا بچ نہیں سکتا، جلد اس کا مواخذہ ہوگا۔

قرآن مجید سورۃ الحدید میں صحابۂ کرام کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔

ترجمہ: ۔اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر

ہے۔{سورۃ الحدید، آیت نمبر 10}

تفسیر الحسنات میں اس آیت کے تحت ہے:

یہ ٹکڑا قطعی نص (قطعی دلیل) ہے کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین موعود بالجنت اور مغفور ہیں (یعنی جنت کا وعدہ کیے ہوئے اور بخشے ہوئے ہیں) ان سے عداوت و بغض ایمان کی بربادی ہے اور ان کے بعض مشاجرات (اختلاف) و واقعات پر زبان درازی یا تحری (بہت زیادہ غور وفکر) ہلاکت کا کاروبار ہے، ان کے باہمی مشاجرات و اختلاف کو حسن نیت اور خیر پر معمول کرنا ہی سلامتی کا راستہ ہے، اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کوئی (اجتہادی) عمل خواہ صواب ہو یا خطا پر مبنی دونوں صورتوں میں وہ اجر وثواب کے مستحق اور مغفور ہیں اور ان کی شان میں معمولی سی بات بھی اللہ عزوجل کے نزدیک بہت بڑی ہے اور ہلاکت میں مبتلا کرنے والی ہے، کیونکہ وہ سارے کے سارے عادل وثقہ ہیں اور ہدایت کے ستارے ہیں اور دنیا وحشر میں ہمارے پیش رو امام، صف اول ہیں۔

آگے مزید "وَ اللّٰہُ بِمَا تَعمَلُونَ خَبِیرٌ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس سے مزید وضاحت ہوگئی کہ تمام صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے وعدہ حسنیٰ یعنی جنت و انعامات دنیوی ان کے ظاہر و باطن اور اعمال مقدم ومؤخر سب کو جان کر ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے تمام اعمال و افعال کو جو نزول آیت سے قبل یا بعد کو ہوں گے، خوب جانتا ہے اور اس کا وعدہ حسنیٰ (جنت کا وعدہ) قطعی ومحیط ہے۔

قرآن کریم کی یہ آیت تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کے قطعی جنتی ہونے کی روشن دلیل ہے۔ اور صاحب تفسیر بتا رہے ہیں کہ ان کے آپسی اختلافات میں پڑنا سخت حرام اور ہلاکت کا باعث ہے۔ لہذا ہمیں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے آپسی اختلافات پر غور و فکر کرنے یا جانبین میں سے کسی پر طعن و تشنیع کرنے سے بچنا چاہیے کہ تمام صحابہ کرام علیہم

الرضوان ہمارے امام اور پیشوا ہیں۔

فضائل سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ احادیث طیبہ کی روشنی میں:

حدیث پاک میں ہے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا واھد بہ"۔

اے اللہ! معاویہ کو ہدایت دینے والا، ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت عطا فرما۔ {ترمذی شریف}

ایک اور حدیث پاک میں ہے:

"اللھم علم معاویۃ الکتاب والحساب وقہ العذاب"۔

اے اللہ! معاویہ کو کتاب (قرآن پاک) اور حساب کا علم عطا فرما اور انہیں عذاب سے بچا۔ {مسند احمد}

ارشاد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

"ادعو لی معاویۃ أشھِدوہ أمَرَکم أَحضِروہ أمرکم فإنہ قویٌ أمینٌ"

ترجمہ:۔ معاویہ کو بلاؤ اپنا معاملہ ان کے سامنے پیش کرو، اپنی بات ان کے سامنے رکھو بلاشبہ وہ قوی اور امین ہیں۔ {قاموس ناموس امیر معاویہ جلد اول ص 8 بحوالہ مسند بزار}

تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معاویہ! میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو، پھر آپ نے دو انگلیاں ملا کر فرمایا: تم جنت کے دروازے پر میرے ساتھ اس طرح ہو گے۔ (الشریعۃ باب بشارۃ النبی ﷺ لمعاویہ رحمہ اللہ بالجنۃ، حدیث نمبر 1965)

چند اقوال بزرگوں کے؛

حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ سے دریافت کیا گیا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ میں سے کون افضل ہے؟

آپ نے فرمایا: "وہ غبار جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہی میں امیر

معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا، وہ بھی عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ سے افضل ہے"۔{مرقاۃ}

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں؛

علامہ معافی بن عمران علیہ الرحمۃ والرضوان سے ایک شخص نے کہا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز حضرت معاویہ سے افضل ہیں۔ یہ سنتے ہی علامہ ابن عمران غضبناک ہو گئے اور فرمایا:

"لا یقاس احد باصحاب النبي صلی اللہ تعالی علیہ وسلم"۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ پر کسی کو قیاس نہیں کیا جائے گا۔

"معاویۃ صاحبہ و صھرہ و کاتبہ و أمینۃ علی وحی اللہ عز و جل"۔

یعنی حضرت معاویہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے صحابی، ان کے سالے، ان کے کاتب اور خدائے عزوجل کی وحی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امین ہیں۔{خطبات محرم،ص306 بحوالہ الناہیہ}

امام قسطلانی نے شرح بخاری میں فرمایا کہ معاویہ مجموعۂ مناقب تھے اور شرح مسلم میں فرمایا کہ وہ فاضل وعادل اور خیار صحابہ (مخصوص صحابہ) میں سے تھے۔

{الناہیہ مترجم ص47}

امام یافعی نے فرمایا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ بردبار، کریم النفس، سیاسی عاقل، کامل سیادت اور ذورائے شخص تھے گویا وہ سیادت ہی کے لیے پیدا کیے گئے تھے۔{ایضا}

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے؛

"من یکن یطعن فی معاویۃ فذالك کلب من کلاب الھاویہ"۔

جو معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرتا ہے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔

{نسیم الریاض، جلد سوم ص443}

آپ کی حکومت؛

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں دمشق فتح ہونے کے بعد وہاں کا گورنر آپ کے بڑے بھائی حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کو مقرر کیا۔ ان کے انتقال کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے 18ھ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کی جگہ گورنر بنا دیا۔ بعد میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ 23ھ میں جب خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو پورے شام کا گورنر بنا دیا۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کا مطالبہ کیا، اسی امر کو لے کر آپ دونوں کے مابین اختلاف رونما ہوا، لیکن آپ دونوں حضرات ایک دوسرے کا قدرے احترام کرتے اور کبھی برے الفاظ سے ایک دوسرے کو یاد نہ فرماتے۔ وہ تو برا ہو، ان جاہل رافضیوں کا کہ یہ جہلا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن و تشنیع کرنے کو عشق مولا علی سمجھتے ہیں، جو کہ اسلامی نظریے کے عین مخالف اور نری گمرہی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد سیدنا امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی آپ رضی اللہ عنہ چھ ماہ تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے، بعدہٗ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت کا بار سونپ کر خلافت سے دستبردار ہو گئے۔ اس طرح 40ھ میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پورے اسلامی حدود سلطنت کے امیر ہو گئے اور اپنی فطری ذہانت اور سیاسی صلاحیت کو بروئے کار لا کر ملت اسلامیہ کی قیادت اور دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت فرماتے رہے۔

اس طرح خلافت راشدہ کے تسلسل کی آخری کڑی سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی رہنمائی و رہبری اور خلافت و ملوکیت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر

آپ کو مسلمانوں کا خلیفہ مقرر فرمایا۔لہذا 41ھ سے 60ھ تک آپ رضی اللہ عنہ پورے اسلامی حدود کے امیر اور مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔

مشرقی علاقوں میں جب بھی بغاوتیں رونما ہوئیں، انہیں فرو کیا اور مزید غیر مفتوحہ علاقوں کو بھی فتح کر کے اسلامی حکومت میں شامل کرتے رہے۔مغرب میں رومی سلطنت مصر و شام کو دوبارہ لینے کی تاک میں رہی، مگر حضرت امیر معاویہ نے اپنی بحریہ (Navy) کو اتنی قوت و استحکام فراہم کر دیا کہ رومیوں کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا۔{مشاہیر حدیث ص196}

معلوم ہوا کہ آپ نے حدود اسلام کی توسیع فرمائی۔ نیز ان حدود کے تحفظ کے لیے بہترین نظام عمل اور ٹھوس بنیادیں قائم کیں۔آپ رضی اللہ عنہ کے حدود ولایت میں امن و امان بحال رہا، حکومت کے کسی حصے میں کمزوری پیدا نہیں ہوئی۔

گورنری اور خلافت کے ان منصبوں پر رہ کر تقریبا چالیس سال تک آپ ان اہم دینی خدمات کو انجام دیتے رہے۔

معاویہ کی حکومت کو برا نہ جانو:

امیر المؤمنین شیر خدا مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں؛

"لا تکرھوا أمارۃَ معاویۃَ والذی نفسی بیدہ ما بینکم و بین أن تنظر الی جَماجِمِ الرِّجالِ تَندُرُ عن کَواھِلِھا کإَنھا الحَنْظَلُ ألّا أن یُفارقکم معاویۃ"۔

ترجمہ: ۔تم معاویہ کی حکومت کو برا مت جانو؛ کیونکہ اللہ کی قسم! اگر تم نے ان کو کھو دیا تو تم دیکھو گے کہ سر اپنے شانوں سے یوں جدا ہوں گے، جس طرح حنظل کا پھل اپنے درخت سے گرتا ہے۔

{قاموس ناموس امیر معاویہ جلد اول ص 11 بحوالہ السنۃ لعبداللہ بن احمد والبدایۃ والنہایۃ}

مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ نے اپنے اس فرمان میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

کی حکومت کے مستحکم نظام کی تعریف بیان کی اور ان کی عدم موجودگی کو ہلاکت کا سبب قرار دیا۔

یہاں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کا دعوی محض کرنے والے رافضیوں کو عبرت پکڑنی چاہیے کہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کو برا جاننے سے روک رہے ہیں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر زبان طعن دراز کرنے والوں سے کیوں کر راضی ہوں گے۔

حقیقی عشق دے مولا اور حقیقی حُبّ علی رضی اللہ عنہ

مولا علی نے منع فرمایا:

"وقال علي رضي الله عنه فی حق معاوية و اتباعه من أهل الشام وغيرهم:إخواننا بغوا علينا و منع أصحابه عن اللعن عليهم"۔

ترجمہ:۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے شامی اور دیگر مقامات کے پیروکاروں کے بارے فرمایا: کہ وہ ہمارے بھائی ہیں البتہ ہمارے مدمقابل آئے ہیں آپ نے اپنے ساتھیوں کو حضرت معاویہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں پر لعن کرنے سے منع فرمایا۔

{قاموس ناموس امیر معاویہ جلد اول ص245}

آپ کے چند نمایاں کارنامے:

آپ کے چند نمایاں کارنامے کی ایک جھلک یہاں مختصرا پیش کی جا رہی ہے ملاحظہ ہو:

□ سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلا اقامتی ہسپتال (residential hospital) دمشق میں قائم کیا۔

سب سے پہلے اسلامی بحریہ (Islamic navy) قائم کی، جہاز سازی

کے کارخانے بنائے اور دنیا کی سب سے زبردست رومن بحریہ(Roman navy)کوشکست دی۔

آب پاشی اورآب نوشی(Irrigating and drinking)کے لیے دوراسلامی میں پہلی نہر کھدوائی۔

ڈاک خانہ کی تنظیمِ نو(Reorganizing) کی اور ڈاک کا جدید اور مضبوط نظام قائم کیا۔

سب سے پہلے احکام پر مہر لگانے اور حکم کی نقل دفتر میں محفوظ رکھنے کا طریقہ ایجاد کیا۔

آپ سے پہلے خانۂ کعبہ پر غلافوں کے اوپر ہی غلاف چڑھائے جاتے تھے، آپ نے پرانے غلاف کو اتار کر نیا غلاف چڑھانے کا حکم دیا۔

خط دیوانی ایجاد کیا اور رقوم کو الفاظ کی صورت میں(sums in word) لکھنے کا طریقہ پیدا کیا۔

انتظامیہ(Administration) کو بلند تر بنایا اور انتظامیہ کو عدلیہ (Judiciary)میں مداخلت سے روکا۔

آپ نے دین اخلاق اور قانون کی طرح طب اور علم الجراحت (Medicine and Surgery)کی تعلیم کا انتظام بھی کیا۔

آپ نے بیت المال سے تجارتی قرضے بغیر اشتراک و نفع کے (profit&Commercial loan without share)جاری کر کے تجارت وصنعت کو فروغ دیا۔

سرحدوں کی حفاظت کے لیے قدیم قلعوں کی مرمت کر کے اور چند نئے قلعے تعمیر کرا کر اس میں مستقل فوجیں متعین کیں۔

سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں ہی سب سے پہلے منجنیق (گلیل جیسی بناوٹ کی ایک مشین جس کے ذریعے بڑی بڑی عمارتوں کو توڑا جاتا تھا) کا استعمال کیا گیا۔ {قاموس ناموس امیر معاویہ جلد اول ص43}

الحاصل یہ کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اسلامی ریاست کی توسیع وتحفظ کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں۔ آپ نے اسلام دشمن طاقتوں اور باغیوں کو منہ توڑ جواب دیا، لہذا آپ کے دور میں کسی بڑے فتنے نے سر اٹھانے کی جرأت نہ کی، عالم اسلام متحد ومنظم اور پرامن وشاداب رہا۔

آپ کی وصیت اور ہدایت:

حضرت امیر معاویہ مکارم اخلاق کے جامع تھے فیاضی جود وسخا رعایا پروری، عدل وانصاف ان کے بڑے اوصاف ہیں۔ ذات رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ عشق، ان کا سرمایہ افتخار تھا۔ وہ آقائے رسالت کی حد درجہ تعظیم وتوقیر فرمایا کرتے تھے۔ حضور کا پیراہن مبارک، ناخن شریف، اور موئے مبارک آپ کے پاس رہتے، جنہیں ہمیشہ آپ نے حرز جاں بنائے رکھا۔ جب وقت وصال قریب آیا تو اعزہ کو وصیت کی: خدا کا خوف کرتے رہنا، کیوں کہ خدا خوف کرنے والوں کو مصائب سے بچاتا ہے، جو خدا سے نہیں ڈرتا اس کا کوئی مددگار نہیں۔ پھر اپنا آدھا مال بیت المال میں داخل کرنے کا حکم دیا اور تجہیز وتکفین کے بارے میں ہدایت کی، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کرتہ مرحمت فرمایا تھا، اسی دن کے لیے محفوظ رکھا ہے اور آپ ﷺ کے ناخن اور موئے مبارک آنکھوں اور منہ کے اندر رکھ دینا، شاید خدا اس کے طفیل اور اس کی برکت سے میری مغفرت فرمائے۔ {مشاہیر حدیث ص197، 198}

وصال پرملال:

ان وصیتوں کے بعد، 22 رجب المرجب 60ھ میں کاتب وحی، جلیل القدر صحابی

رسول ﷺ، فاتح شام و قبرص اور 19 سال تک 64 لاکھ مربع میل پر حکمرانی کرنے والے سیدنا حضرت امیر معاویہ 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

حضرت سیدنا ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور دمشق کے باب الصغیر میں دفن کیے گئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا۔

{قاموس ناموس امیر معاویہ، جلد اول ص 44}

خاتمہ

آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی اور بہترین زندگی ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى۔

ترجمہ:۔ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ {سورۃ الاعلیٰ 17}

اس باقی رہنے والی زندگی میں کامیابی کا دار و مدار ایمان و ایقان کی سلامتی پر موقوف ہے، لہذا جس شخص نے ضروریات دین اور ضروریات اہلسنت پر دل سے یقین رکھا، وہی کامیاب ہوگا کہ آخرت کی بھلائی اور جنت کا وعدہ صرف اہلسنت و جماعت ہی کے لیے ہے۔ اس سے جدا ہونے والا جہنمی اور غضب الٰہی کا سزاوار ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"فان يد الله على الجماعة فانّ الشّيطان مع من فارق الجماعة يركض"۔

ترجمہ:۔ بلاشبہ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے کیوں کہ شیطان اس کے ساتھ چلتا ہے جو جماعت سے الگ ہو۔ {سنن نسائی}

یاد رہے! جس طرح ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کرنے والا کافر و مرتد ہے، اسی طرح کچھ باتیں ضروریات اہلسنت سے بھی ہیں، جن کا منکر جماعت

اہلسنت سے خارج ہو کر گمراہ و بدمذہب ہو جاتا ہے اور آخرت کی ہولناکیوں کا حصہ دار ہوتا ہے۔

ادھر کچھ دنوں سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے تعلق سے چند غیر اسلامی عقائد کو پھیلانے کی ناپاک سازش انجام دینے کی کوشش کی جارہی ہے، لہذا یہاں ہم صحابہ کرام علیہم الرضوان کے تعلق سے چند اہم دینی عقائد درج کر رہے ہیں، جن پر ایمان رکھنا ہر مسلمان کے لیے لازم ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلیفۂ برحق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر چھ ماہ کے لیے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے۔ ان حضرات کو خلفائے راشدین اور انہی کی خلافت کو" خلافت راشدہ" کہتے ہیں۔ {بنیادی عقائد اور معمولات اہلسنت ص73}

خلفائے راشدین میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ {ایضا}

جو شخص مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو صدیق یا فاروق رضی اللہ عنہما سے افضل بتائے، گمراہ بدمذہب ہے۔ {بہار شریعت حصہ اول ص72,73}

جو شخص حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرے، وہ کافر ہے۔ {اسلامی عقائد و مسائل ص366}

کسی صحابی کے ساتھ (مثلا حضرت امیر معاویہ، حضرت ابو سفیان، ابو موسیٰ اشعری، عمرو بن عاص یا حضرت وحشی رضی اللہ عنہم ان سے یا ان کے علاوہ کسی بھی اصحاب

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) سوئے عقیدت (بری عقیدت) بدمذہبی وگمراہی و استحقاق جہنم ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بغض ہے ۔ایسا شخص رافضی ہے،اگر چہ چاروں خلفا کو مانے اور اپنے آپ کو سنی کہے ۔{بہار شریعت حصہ اول ص73}

□ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اصحاب عادل یعنی اچھے کردار والے ہیں،ان کی صداقت وعدالت کے بارے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وہ جماعت ہے، جن کے ذریعے دین اسلام کے تمام احکام ہم تک پہنچے ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے ظاہری و باطنی پہلو انہی حضرات صحابۂ کرام کی بدولت ہم تک پہنچے ۔لہذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ان تمام حضرات مقدسہ کو عادل وامین مانے، اوران کا ذکر ہمیشہ خیر کے ساتھ ہی کرے ۔{اسلامی عقائد ومسائل ص372}

□ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باہم جو واقعات ہوئے،ان میں پڑنا حرام حرام سخت حرام ہے ۔مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں ۔{بہار شریعت حصہ اول ص74}

□ جو بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ جب حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا جائے تو رضی اللہ عنہ نہ کہا جائے،محض باطل وبے اصل ہے ۔{بہار شریعت حصہ اول ص75}

□ ام المومنین خدیجۃ الکبری وام المومنین عائشہ صدیقہ وحضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن قطعی جنتی ہیں،انہیں اور بقیہ بنات مکرمات وازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو تمام صحابیات پر فضیلت ہے ۔ان کی طہارت کی گواہی قرآن عظیم نے دی ہے ۔

{بہار شریعت حصہ اول ص77}

□ کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو،کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا۔

{بہار شریعت حصہ اول ص74}

□ یزید پلید فاسق فاجر مرتکب کبائر تھا، معاذ اللہ اس سے اور ریحانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا نسبت۔ آج کل جو بعض گمراہ کہتے ہیں کہ "ہمیں ان کے معاملے میں کیا دخل، ہمارے وہ بھی شہزادے وہ بھی شہزادے" ایسا بکنے والا مردود خارجی ناصبی مستحق جہنم ہے۔ {بہار شریعت حصہ اول ص 77}

تمت بالخیر

السعی منی و الاتمام من اللہ تعالی